پریس ریلیز

پاکستان کے عوام کی تکہ بوٹی کر کے استعماری گدھوں کو کھلانے کو معاشی تبدیلی نہیں کہتے

عمران خان نے 19اکتوبر کو تسلسل سے کئی ٹویٹ کیے جس میں اس نے اپنی دیسی 'آئی ایم ایف کی ٹیم' کو معاشی صورتحال میں ایک سال میں 'تبدیلی' لانے پر مبارک باد دی۔ ہم عمران خان سے پوچھتے ہیں کہ وہ کونسی معاشی تبدیلی کی بات کررہے ہیں؟ ملک کے افراد کو بھوک و ننگ کی جھولی میں ڈال کر سرمایہ دارانہ ساہوکاروں کی قسطیں پوری کرنا معاشی تبدیلی ہے؟ پہلے ہی سال 10لاکھ لوگوں کو بے روزگار اور 40لاکھ لوگوں کو غربت کی لکیر سے نیچے پھینکنے کا نام معاشی تبدیلی ہے؟ کیا عمران خان یہ نہیں جانتے کہ اگلے سال مزید 8لاکھ لوگ بے روزگار اور 40لاکھ مزید لوگ غربت کی لکیر سے نیچے جانے والے ہیں؟ یہ معاشی تبدیلی نہیں بلکہ ملک کی معاشی خود مختاری کا سودا اور آئی ایم ایف جیسے اداروں کو ملک گروی رکھوانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار وزارتِ خزانہ اور سٹیٹ بینک دونوں براہ راست آئی ایم ایف کے نمائندوں کو دے دیے گئے۔ کیا لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے وقت عمران خان کو یہ احساس نہیں ہوا کہ اس وقت ملک میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق مہنگائی کی شرح دوہندسوں کو پار کرتے ہوئے 11.4 فیصد پر پہنچ چکی ہے جبکہ ملک میں سٹیٹ بینک کی سود کی شرح 13.25 فیصد جبکہ کاروباری افراد کیلئے 18 فیصد کے قریب ہے۔ کیا عمران خان اپنے آقاؤں کی ان رپورٹوں سے بھی نابلد ہیں جس میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک نے پاکستان کے شرح نمو(GDP growth rate) مزید گرنے اور اگلے تین سالوں تک معاشی سست روی کے جاری رہنے کی پیش گوئی کی ہے!!! اور کیا یہ سب جاننے کیلئے کسی معاشی ادارے کی رپورٹ کی ضرورت ہے جبکہ منڈی اور بازار کا ایک چکر آپ کو لوگوں کی بے چارگی اور کسمپرسی کی ساری تصویر واضح کر دیتا ہے؟ تو پھر یہ کیسے سنگ دل لوگ ہیں جو اس ڈھٹائی سے عوام سے ایسا تلخ مذاق کر سکتے ہیں!!!

عمران خان صاحب، معاشی تبدیلی درآمد شدہ اشیاء کو ملک میں بنانے(import substitution) کو کہتے ہیں۔ یہ درآمدات پر ڈیوٹیاں لگا کر معیشت کیلئے ضروری خام مال مہنگا کر کے مینوفیکچرنگ کا گلہ گھونٹنے کو نہیں کہتے۔ تو خان صاحب بتائیں، اس سلسلے میں ان کی کیا کارکردگی ہے؟ معاشی تبدیلی ڈالر کی بنیاد پر مبنی بین الاقوامی تجارت سے ناطہ توڑ کر سونے اور چاندی کی بنیاد پر تجارت کو کہتے ہیں جو مہنگائی کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ معاشی تبدیلی چند فیصد برآمدات بڑھا کر ڈالر جمع کرنے اور اسے آئی ایم ایف اور چین کو قسطوں میں دینے کو نہیں کہتے۔ تو اس سلسلے میں عمران خان کی حکومت کی کیا پیش رفت ہے؟ معاشی تبدیلی سود کو مکمل ختم کرنے کے انقلابی اقدامات کرنے اور غریب عوام پر بالواسطہ اور بلاواسطہ تمام ٹیکس ختم کرنے کو کہتے ہیں جس سے معاشی سرگرمیوں میں زبردست اضافہ ہوتا ہے، یہ شرح سود اور ٹیکس بڑھا کر طلب میں کمی (demand contraction) کو نہیں کہتے، جو معیشت کا بھٹہ بٹھا دیتی ہے۔ تو شرح سود اور ٹیکس بڑھانے کے بعد کونسی معاشی تبدیلی کے شادیانے بجائے جارہے ہیں؟ معاشی تبدیلی استعماری قرضوں کے کوکین کے نشے سے انکار کا نام ہے، اس کے عادی نشئی بننے کا نہیں۔ جبکہ اس حکومت کی کارکردگی یہ ہے کہ مجموعی قرضوں میں جون 2019 تک ایک سال میں 11 ہزار ارب جبکہ بیرونی قرضوں میں 6 ہزار ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ پچھلے ستر سال سے تمام جمہوری اور آمر حکمران ہمیں معاشی انقلاب، تبدیلی اور معاشی تبدیلی کے لالی پاپ دے رہے ہیں جبکہ یہ سرمایہ دارانہ نظام ہر دور کے جہانگیر ترینوں، علیم خانوں اور خسرو بختیاروں کے لئے کام کرتا ہے جیسے پہلے شریفوں اور زرداریوں کے لئے کررہا تھا، جبکہ عام عوام کے خون پسینے کی کمائی استعماری گِدھوں کے حوالے کردی جاتی ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کے بغیر امت ایسے ہی استعمار اور اس کے ایجنٹوں کے ہاتھوں رسوا ہوتی رہے گی۔ یہ ریاستِ خلافت ہی ہے جو اسلامی کا معاشی نظام مکمل طور پر نافذ کرتی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے اہل قوت ان ناکام اور بے سود کوششوں پر جواری کرنے کے بجائے اللہ کے کامل ترین نظام خلافت کیلئے حزب التحریر کو نصرہ مہیا کریں۔ تاکہ ہم اللہ کے اس وعدے کا مشاہدہ کرسکیں جب اللہ کے نظام کی برکت سے ہم پر آسمان سے رزق کے دروازے کھول دیے جائیں اور زمین اپنے خزانے آشکار کردے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم﴾

«اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو اور کتابیں ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئیں ان کو نافذ کرتے تو ان پر رزق اوپر سے برستا اور نیچے سے ابلتا۔ [المائدہ:66]»

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس